



## سوال

(149) سورة فاتحہ اور دوسری سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورة فاتحہ اور دوسری سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنے کی کیا دلیل ہے؟ (ایک سائل)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أُنزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتُ سُورَةٍ"

میرے اوپر ابھی ایک سورت (دوبارہ) نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَنْعَمْنَاكَ الْكُوفِرِ ۱ فَضَّلْنَا لَبِيبًا وَأَنْزَخْنَا ۲ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۳ ... سورة الكوثر

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جہ من قال المسلمۃ آیتہ من اول کل سورة سوی براءۃ ح 400)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ فاتحہ کے بعد سورت سے پہلے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چاہیے۔ ایک دفعہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورة فاتحہ سے پہلے بسم اللہ جہراً پڑھی مگر سورت سے پہلے (جہراً نہ پڑھی تو ماہجرین اور انصار نے اعتراض کیا، آپ نے اس کے بعد والی نماز میں سورت سے پہلے بسم اللہ (جہراً) پڑھی۔ دیکھئے کتاب الام للامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ج 1 ص 108)

اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسے حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ (المستدرک ج 1 ص 233)

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس حدیث پر جرح کرنا صحیح نہیں ہے۔

یاد رہے کہ کسی صحیح یا حسن روایت میں اس بات کی صراحت نہیں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورة فاتحہ کے بعد والی سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے



تھے۔ (شہادت ستمبر، 2000ء)

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

**جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 344**

محدث فتویٰ